



ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا لڑکا بیمار تھا و کہیں باہر گئے وئے تھے کہ بچہ کا انتقال ہو گیا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا لڑکا بیمار تھا و کہیں باہر گئے وئے تھے کہ بچہ کا انتقال ہو گیا ابوطلحہ واپس آئے تو بیوی سے پوچھا کہ بچہ کیسا ہے؟ بچہ کی ماں ام سلیم نے کہا کہ وہ پہلے سے زیادہ پرسکون حال میں ہے پھر بیوی نے ان کے سامنے شام کا کھانا رکھا ابوطلحہ کھانے سے فارغ ہو گئے اس کے بعد بیوی سے ہم بستری کی جب وہ فارغ ہو گئے، تو ام سلیم نے کہا کہ بچہ کو دفن کردو! صبح ہوئی تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو سارے واقعے سنایا نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم نے رات کو ہم بستری کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! نبی ﷺ نے یہ دعا دی: ”اللہ! ان دونوں کو برکت عطا فرما“ پھر ان کے یہاں ایک بچہ کی پیدائش ہوئی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ اس بچہ کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ اور ساتھ ہی کچھ کھجوریں بھیجیں آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ ساتھ میں کوئی چیز بھی ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا کہ جی ہاں کچھ کھجوریں ہیں! نبی کریم ﷺ نے ان کھجوروں کو لیا اپنے منہ میں چبایا پھر اس کو اپنے منہ سے نکال کر بچہ کے منہ میں ڈال دیا بچہ کی تحنیک کی اور اس کا نام عبداللہ رکھا ایک اور روایت میں ابن عیینہ فرماتے ہیں: ایک انصاری شخص کا کہنا ہے کہ میں نے نو لڑکے دیکھے؛ سب کے سب قرآن مجید کے قاری تھے یعنی اس نومولود عبداللہ کی اولاد میں سے ایک اور روایت میں ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک لڑکے کا انتقال ہو گیا، جو ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھا ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے اہل خانہ کو تاکید کردی کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بیٹے کے مرنے کی خبر نہ دینا، یہاں تک کہ میں خود انہیں بتادوں، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انہیں شام کا کھانا پیش کیا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کھانے پینے سے فارغ ہوئے پھر ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کے لیے اس سے بہتر بناؤ سنگھار کیا جو اس سے قبل کیا کرتی تھیں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے ہم بستری کی جب ام سلیم نے دیکھا کہ وہ کھانے سے بھی سیر ہو گئے اور ان کے ساتھ بھی وقت گزار لیا، تو انہوں نے کہا: ابوطلحہ! ذرا یہ تو بناؤ کہ اگر کچھ لوگ ایک گھرانے کو ادھار دی جائے والی کوئی چیز ادھار دیں، پھر وہ اپنی چیز واپس مانگ لیں، تو کیا ان کو حق ہے کہ ان کو منع کریں؟ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: تو پھر اپنے بیٹے (کی وفات) پر صبر کیجئے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سن کر غصے میں آگئے اور کہا: تم نے مجھے بے خبر رکھا، یہاں تک کہ میں آلود ہو گیا، پھر تم نے مجھے میرے بیٹے کے بارے میں بتایا!! پھر وہ چل پڑے، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو ساری باتیں بتادیں رسول اللہ ﷺ نے دعا دیتے ہوئے فرمایا: ”تمہاری گزرنے والی رات میں اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے!“ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ام سلیم رضی اللہ عنہا حاملہ ہو گئیں وہ آگے بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے اور ام سلیم آپ کے ہم راہ تھیں، رسول اللہ ﷺ جب سفر سے مدینہ لوٹے تو رات کو آکر مدینہ میں دستک نہ لیں دیتے تھے سب لوگ مدینہ کے قریب پہنچے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا کو درد نے آلیا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس رکنا پڑا اور رسول اللہ ﷺ چل پڑے (انس رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: (اس وقت)

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے روتے تھے: میرے پروردگار! مجھے یہی اچھا لگتا ہے کہ میں بھی تیرے رسول کے ساتھ باہر نکلوں، جب آپ (مدینہ سے) باہر نکلیں، اور جب آپ (مدینہ کے) اندر آئیں تو میں بھی آپ کے ساتھ اندر آؤں، (لیکن) میں اس بات کی وجہ سے روک دیا گیا ہوں جو تو دیکھ رہا ہے، (انس رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: تو ام سلیم رضی اللہ عنہا کے لئے لگیں: ابوطلحہ! جو (درد) مجھے محسوس ہو رہا تھا، اب محسوس نہیں ہو رہا ہے، لہذا چلیے! چنانچہ ہم چل پڑے (انس رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: جب دونوں (مدینہ) آگئے تو ام سلیم کو (دوبارہ) درد شروع ہو گیا اور ایک بیٹے کو جنم دیا میری ماں (ام سلیم) نے مجھ سے کہا: اس

کوئی بھی دودھ نہیں پلائے گا، یہاں تک کہ صبح تم اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤ گے جب صبح ہوئی، تو میں نے اسے اٹھالیا، اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان فرمائی۔
[صحیح] [متفق علیہ]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے تعلق سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ ان کا بیٹا بیمار تھا۔ دراصل ابوطلحہ رضی اللہ عنہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ (ام سلیم رضی اللہ عنہا) کے شوہر تھے۔ انہوں نے انس رضی اللہ عنہ کے والد کے بعد انہیں اپنی زوجیت میں لے لیا تھا۔ ابوطلحہ اپنے کسی کام کے سلسلے میں باہر نکلے اور اس دوران بچے کی وفات ہو گئی۔ جب وہ واپس لوٹے تو بچے کی ماں سے اس کے متعلق دریافت کیا کہ میرے بیٹے کی صحت کیسی ہے؟ بیوی نے جواب دیا کہ وہ پہلے سے زیادہ پرسکون حالت میں ہے۔ درحقیقت انہوں نے سچ ہی کہا تھا کہ وہ اپنی سابقہ حالت سے زیادہ پرسکون ہے؛ کیوں کہ بچے کی وفات ہو چکی تھی۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ بچے، بیماری سے صحت یاب ہو کر پرسکون حالت میں ہوگا اور اس کی بیماری دور ہو چکی ہوگی۔ بیوی نے ابوطلحہ کے سامنے شام کا کھانا پیش کر دیا اور انہوں نے اس اطمینان کے ساتھ شام کا کھانا کھا لیا کہ بیٹا صحت یاب ہو چکا ہے۔ اس کے بعد اپنی بیوی سے ہم بستری یعنی جماع بھی کیا۔ جب فارغ ہو گئے تو بیوی نے کہا کہ بچے کو دفنا دیجیے؛ کیوں کہ اس کی وفات ہو چکی ہے!۔ یہ پہلی روایت کے مطابق ہے۔ جب صبح ہوئی، تو بچے کو دفن کیا اور نبی کریم ﷺ کو اس بات کی اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ تم نے رات میں ہم بستری کی ہے؟ ابوطلحہ نے جواب دیا کہ جی ہاں! آپ ﷺ نے دونوں کے حق میں برکت کی دعا فرمادی، چنانچہ ان کے یہاں ایک بابرکت لڑکے کی ولادت ہوئی۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابوطلحہ نے کہا کہ اس بچے کو نبی کریم ﷺ کے پاس لے جاؤ ساتھ ہی انہوں نے کچھ کھجوریں بھی بھیجیں؛ تاکہ ان سے آپ ﷺ تحنیک فرمادیں۔ بچے کے پیٹ میں سب سے پہلے نبی ﷺ کے لعاب دہن کے ساتھ چھائی ہوئی شہ داخل ہو اور اس بچے کی زندگی میں برکتیں نازل ہوں۔ جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس بچے کو حاضر کیا گیا، تو آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ اپنے ساتھ کچھ لائے ہو؟ یعنی جس کے ذریعے آپ تحنیک فرمائیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ کچھ کھجوریں ان کے پاس ہیں۔ آپ ﷺ نے کھجور لے کر اپنے منہ میں چھاپا؛ تاکہ اپنے بابرکت لعاب دہن کے ساتھ اسے ملا دیں اور بچے کو لیں اس کا نگلنا آسان ہو جائے۔ اس طرح بچے کے پیٹ میں سب سے پہلے نبی مصطفیٰ ﷺ کے لعاب دہن کے ساتھ چھائی ہوئی کھجور داخل ہو، جو اس بچے کی نیک بختی کا باعث ہو اور اس کی زندگی میں برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے اپنے منہ سے چھائی ہوئی کھجور نکال کر بچے کے منہ میں ڈال دی۔ انہیں بچے کے منہ میں پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔ اس بچے کے ہاں نو لڑکے ہوئے اور نبی کریم ﷺ کی دعا کی برکت سے وہ سب کے سب قرآن مجید کے قاری نکلے۔ صحیح مسلم کی ایک روایت کے مطابق، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر والوں کو تاکید کر دی تھی کہ "ابوطلحہ کو ان کے فرزند کے بارے میں اطلاع نہ دینا، تاں کہ میں ہی انہیں اس کے بارے میں بتلاؤں۔" جب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر تشریف لائے، انہیں رات کا کھانا پیش کیا۔ وہ کھانا پینے سے فارغ ہو گئے۔ پھر ام سلیم نے ان کے لیے بناؤ سنگھار کیا۔ خود کو خوش ہو سے معطر کر لیا اور سج سنور گئیں۔ پھر ابوطلحہ نے ان سے ہم بستری کی اور جب جماع سے فارغ ہوئے تو بیوی نے اپنے بیٹے کی نسبت ادھار کے طور پر لی گئی شہ سے مثال بیان کی، جسے اس کے مالک کے حوالے کر دیا جاتا ہے اور ان سے پوچھا کہ ابوطلحہ! ذرا یہ تو بتائیے کہ اگر کچھ لوگ اپنے گھر کی کوئی چیز کسی گھرانے کو ادھار کے طور پر دیں اور پھر ان سے اپنی چیز واپس مانگ لیں، تو کیا لینے والے کے لیے درست ہے کہ وہ ادھار دینے والوں کو ان کی چیز واپس کرنے سے انکار کر دیں؟ ابوطلحہ نے جواب میں کہا کہ نہیں! تب بیوی نے کہا کہ تو پھر اپنے فرزند کے تئیں اللہ تعالیٰ سے امید رکھو۔ ابوطلحہ نے سن کر غصے میں آگئے اور کہا: تم نے مجھ سے اس بات سے اس حد تک بے خبر رکھا کہ میں (کھانا، پینے اور جماع جیسے امور میں پوری طرح) آلود ہو گیا اور ان سب کے بعد تم میرے بیٹے کے انتقال کی خبر دی ہو؟ پھر نبی کریم ﷺ سے اپنی بیوی کی شکایت کرنے اور ان کے ساتھ پیش آنے سے سارے ماجرے کو بیان کرنے کے لیے نکل پڑے۔ چنانچہ نبی ﷺ نے ان دونوں کے حق میں ایسی دعا دی کہ ان دونوں کے اس عمل کا بدترین نتیجہ برآمد ہوا۔ فرمایا: "تمہاری گزرنے والی رات میں اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے!" یعنی اس رات تم دونوں کی ہم بستری کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ تمہیں پاکیزہ اولاد اور بدترین نسل سے نواز دے۔ بعد ازاں وہ حاملہ ہوئیں۔ وہ اور ان کے شوہر رسول اللہ ﷺ کے کسی سفر میں ہم راہ تھے۔ جب مدینہ میں داخل ہوئے والے تھے کہ انہیں درد نہ آیا، یعنی ولادت کی تکلیف محسوس ہونی شروع ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ سفر سے لوٹتے تو اہل مدینہ کو قافلے کی آمد کی خبر دینے کے لیے کسی قاصد کو روانہ فرماتے اور اس سے قبل مدینہ میں داخل نہ ہوتے۔ اپنی بیوی کی زچگی کے امور میں مشغول ہونے کی وجہ سے ابوطلحہ کو وہیں رک جانا پڑا اور رسول اللہ ﷺ چل پڑے۔ ابوطلحہ اپنے رب سے یوں گویا ہوئے کہ اے میرے پروردگار! تو بخوبی

جانتا ہے کہ مجھے بس یہی اچھا لگتا ہے کہ جب کبھی رسول اللہ ﷺ باہر نکلیں، تو میں بھی تیرے رسول کے ساتھ نکلوں اور جب آپ مدینہ واپس آئیں تو میں بھی آپ کے ہم راہ اندر آؤں، لیکن تو دیکھ رہا ہے کہ مجھے کس وجہ سے روک دیا گیا ہے چنانچہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ اے ابوطالحہ! مجھے اب وہ درد محسوس نہیں ہوتا ہے، جو پہلے ہوتا تھا یعنی مجھے اب درد کی وہ تکلیف محسوس نہیں ہوتی ہے، جو اس سے پہلے ہوتی تھی۔ پھر ان سے کہا کہ اب چلیے جب یہ لوگ مدینہ پہنچ گئے، تو زوجگی کا وقت آگیا انہوں نے ایک بیٹے کو جنم دیا۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بچے کو نبی کے پاس لے جاؤ اس بات کی بھی تاکید کی کہ اس کو کوئی دودھ نہ پلائے تاکہ بچے کے پیٹ میں سب سے پہلے نبی کے لعاب داخل ہو اور اس کے نتیجے میں دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں اس کی زندگی میں آجائیں۔ اس عمل کا نتیجہ اس لڑکے میں ظاہر ہو گیا کہ اس کی نسل میں نیکوکار، پرہیزگار اور فلاح و کامرانی سے ہم کنار ہونے والا لڑکوں کی بہتات ہوئی۔ اس حدیث کی شرح کے اختتام پر یہ جاننا از حد ضروری ہے کہ جسم سے نکلنے والی چیز سے تبرک حاصل کرنا صرف اور صرف نبی کے کی خصوصیات سے تعلق رکھتا ہے، جس میں اس امت کا کوئی فرد کبھی شریک و حصہ دار نہیں ہوسکتا۔ اس بات کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ نزول وحی کا راستہ مشاہدہ کرنے والا اور دینی حقائق سے بھرپور واقفیت و آگاہی رکھنے والا صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے خلفاء راشدین اور ان کے علاوہ عشر مبشر میں سے کسی کے ذریعے کبھی تبرک حاصل نہیں کیا۔

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/6612>



النَّجَاتُ الْخَيْرِيَّةُ
ALNAJAT CHARITY

